۷۸۶
۹۲

قدوۃ الکبریٰ غوث العالم محبوبِ یزدانی حضرت
سید مخدوم اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

سید اشرف جہانگیر سمنانی

مرتبہ

حضرت مولانا الحاج سید شاہ فخر الدین اشرف اشرفی
الجیلانی سجادہ نشین و متولی آستانہ عالیہ
کچھوچھہ شریف

نام کتاب ——— سید اشرف جہانگیر سمنانی
مرتبہ ——— حضرت مولانا الحاج سید شاہ فخر الدین اشرف اشرفی الجیلانی سجادہ نشین و متولی آستانہ عالیہ کچھوچھہ
تعداد اشاعت ——— گیارہ سو / ۱۱۰۰
سن اشاعت ——— ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۴ء
کتابت ——— برق
قیمت ———
باہتمام ——— رضا برادرس جسولی (بریلی)

ملنے کے پتے

- مکتبہ نور العین ——— بسکھاری امبیڈکر نگر
- درگاہ مخدوم اشرف ——— انتظامیہ کمیٹی درگاہ رسول پور، امبیڈکر نگر
- مدرسہ مخدوم اشرف اورینٹل کالج ——— درگاہ رسول پور، امبیڈکر نگر

تقریظ

سیّد اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ گرامی محتاجِ تعارف نہیں۔ آپ کا فیضان خاص و عام ہے۔ بلا تفریق مذہب و ملّت آپ کا آستانہ آج بھی مرجع خلائق ہے۔ سید اشرف جہانگیر سمنانی کی روحانیت مسلم الثبوت ہے اس کتاب کا مقصد آپ کے فکری روحانی وجدان کو منظرِ عام پر لانا تاکہ بغض و عناد میں گرفتار لوگوں کو اپنی تباہ کاریوں کا احساس ہو جائے مسلم معاشرہ کی تباہ کاریوں کی وجہ بزرگوں اور دانشوروں سے دوری اور ان کے اخلاق و ارشادات عالیہ کو غلط طریقہ سے پیش کرنا۔ یہی وجہ ہے کہ مسلم معاشرہ ذلیل و خوار ہے صوفیائے کرام کا عشق ہر دور میں جاری و ساری رہا۔ بندگان خدا کو آدم گری کا درس دیتا رہا۔ میں نے اپنی اس کتاب میں دریا کو کوزہ میں بھرنے کی کوشش کی ہے مختصر و جامع کتاب قارئین کے سامنے پیش کروں جس سے کم وقتوں میں زیادہ سے زیادہ معلومات ہو سکے۔

میری نظر سے کوئی ایسی کتاب نہیں گذری جو مختصر اور سیر حاصل ہو۔

بہت سے لوگوں نے سید اشرف جہانگیر سمنانی پر کتابیں لکھنے کی کوشش کی لیکن ان کی کاوشیں نامکمل رہیں۔

سیّد اشرف جہانگیر سمنانی کی زندگی خود ایک کھلی کتاب ہے۔ اگر لکھنا شروع کیا جائے تو لاکھوں صفحات درکار ہیں۔

میں نے اس کتاب کا نام "سیّد اشرف جہانگیر سمنانی" رکھا ہے

مخدوم صاحب کے بچپن سے لیکر وصال تک کے تمام حالات عام فہم زبان میں قلم بند کیا ہے ۔ مجھے امید ہے کہ قارئین کو اس کتاب کے ذریعہ مخدوم سمنانی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات ہو گی ۔

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

دُعاگو :

فقیر سیّد شاہ فخر الدّین اشرف عفی عنہ

سجّادہ نشین آستانۂ عالیہ کچھوچھہ شریف

سیّد اشرف جہانگیر سمنانی

حضرت سیّدنا سلطان مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرّہٗ العزیز ظاہری وباطنی علوم کے جامع اور شریعت وطریقت کے مجمع البحرین تھے۔

خاندانی حالات آپ کا خاندان سمنان کا حکمراں تھا۔ "لطائف اشرفی" کے مطابق آپ کے مورث اعلیٰ حضرت اسمٰعیل سامانی کے دورِ حکومت میں ایک ریاست کی بنیاد ڈالی گئی جو تاتاریوں کے فتنے کے باعث رفتہ رفتہ زوال پذیر ہو گئی اور آخر میں اس سلطنت کے تاجدار حضرت سیّدنا مخدوم اشرف قدس سرّہٗ العزیز ہوئے۔

آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ بیگم صاحبہ ترکستان کے مشہور شیخ حضرت خواجہ احمد یسوی کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت سیّد ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سادات نوربخشی سے تھے اور سلسلہ نسبت حضرت سیّدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پر منتہی ہوتا ہے۔

حضرت سیّدنا مخدوم اشرف کے والد محترم حضرت سیّدنا ابراہیم کے کوئی نرینہ اولاد نہ تھی لہٰذا آپ کو یہ فکر دامنگیر تھی کہ ان کے بعد سلطنت کا وارث کون ہوگا؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ایک رات اسی فکر میں آپ کو نیند آگئی کہ حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنی زیارت سے مشرف فرمایا اور دو فرزندوں کی بشارت دی اور فرمایا کہ ایک کا نام اشرف رکھنا اور دوسرے کا اعرف!

نیز فرمایا کہ اشرف ولیٔ کامل ہوگا۔

حضرت ابراہیم مجذوب کی پیش گوئی

ایک روایت یہ بھی ہے کہ ایک دن حضرت سید ابراہیم اور ان کی اہلیہ حضرت خدیجہ بیگم نماز فجر کے بعد اپنے جائے نماز ہی پر تھے کہ حضرت ابراہیم مجذوب جو اپنے وقت کے اکابر اولیائے کرام میں تھے، نمودار ہوئے۔ ہر کسی کو حیرت تھی کہ شاہی دربانوں کی نظروں میں آئے بغیر اچانک محل میں کیسے آگئے۔ آپ کو دیکھکر سلطان سید ابراہیم اور ان کی اہلیہ خدیجہ بیگم صاحبہ ادباً کھڑے ہوگئے اور انہیں تخت شاہی پر بٹھایا۔ حضرت نے سلطان ابراہیم سے فرمایا کہ "میں آپ کو بیٹے کی تمنّا میں فکرمند دیکھ رہا ہوں"۔ سلطان نے آپ سے دعا کی التجا کی۔ حضرت نے فرمایا کہ اولاد کے لئے میرے سامنے ایک ہزار سکّہ شاہی پیش کیجئے۔ سلطان نے حکم کی تعمیل کی۔ حضرت مجذوب صاحب نے فرمایا "سلطان بہت کم قیمت پر تمہیں حیرت انگیز اولاد دیا جارہا ہے"۔ جب مجذوب صاحب جانے لگے تو سلطان بھی ان کے پیچھے چلے۔

حضرت ابراہیم مجذوب نے پلٹ کر کہا اب اور کیا چاہتے ہو؟ ایک بیٹا تو دیا۔ اچھا اس کے بعد دوسرا بیٹا بھی ہوگا۔ (لطائف اشرفی)

ولادت باسعادت

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرّہٗ کی ولادت باسعادت سنہ ٦٨٧ھ میں صبح صادق کے وقت ہوئی۔ آپ کا نام اشرفؔ اور لقب اوحدؔ الدین ہے۔

آپ نے اپنے مکتوبات میں خود کو اشرفؔ ہی لکھا ہے البتہ بعض میں اشرفؔ ابراہیم بھی لکھا ہے۔

اس باب میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"سید اشرف جہانگیر گویند از کاملان است"

صاحب کرامات وتصرفات واز کاملان اند"

یعنی حضرت سید اشرف جہانگیر کاملوں میں ہیں اور صاحب کرامات و تصرفات ہیں۔ حضرت مخدوم کا نام خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشرف تجویز فرمایا تھا۔ آپ کا سنِ ولادت "اشرف الملتہ" (۶۸۷ھ) سے نکلتا ہے اور سنِ وصال "اشرف المومنین" (۸۰۸ھ) سے نکلتا ہے۔

حضرت خواجہ قطب الدین کاکی کی پیش گوئی

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہٗ نے حضرت خواجہ شمس الدین نور بخشی علیہ الرحمہ سے فرمایا تھا کہ آپ کی اولاد میں (خاندان میں) ایک نادر الوجود ولی پیدا ہوگا جو مرتبۂ "جہانگیری" پر فائز ہوگا۔ (مکتوب ہفتاد)

یہ اشارہ حضرت سیدنا مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی نور اللہ ہی کے لئے تھا۔

تعلیم و تربیت

جب حضرت مخدوم اشرف رحمۃ اللہ علیہ اس دنیا میں تشریف لائے تو دار السلطنت سمنان کو علمی طور پر مرکزیت حاصل تھی۔ جب آپ چار سال چار ماہ چار دن کے ہوئے تو حضرت شیخ عماد الدین تبریزی نے رسمِ بسم اللہ خوانی کرائی۔ ایک سال کے اندر ہی قرأت سبعہ کے ساتھ قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اس کے بعد فقہ، اصول فقہ، تفسیر، حدیث، عربی ادب اور بلاغت و معانی کا درس لیا۔ اس وقت آپ کی عمر مبارک ۷، ۸ سال کے درمیان تھی مختصر مدت میں آپ کو منقولات و معقولات میں دسترس ہو گئی۔

فراغت کے بعد کا ایک واقعہ

دستار فضیلت کے بعد ایک دن آپ سمنان کی مسجد میں مشغول عبادت تھے کہ اچانک وہی حضرت ابراہیم مجذوب (جنہوں نے آپ کی ولادت کی پیشین گوئی کی تھی) تشریف لائے اور فرمایا "بیٹے اشرف! میں تم سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں جو تجوید و قرأت اور منقولات و معقولات سے متعلق ہے"۔ حضرت مخدوم اشرف نے فرمایا۔ "حضور ارشاد ہو"۔ حضرت ابراہیم مجذوب نے متعدد مشکل اور پیچیدہ سوالات کئے مگر آپ نے ہر سوال کا شافی جواب دیا۔ حضرت مجذوب بہت خوش

ہوئے اور فرمایا: "اشرف مجھے اسی دن کا انتظار تھا جیسی امید تھی ویسا ہی پایا۔ اب میری ضرورت نہیں" یہ کہہ کر غائب ہو گئے۔

(لطائف اشرفی)

آپ کا علم وفضل

حضرت سیدنا سلطان مخدوم اشرف جہانگیر قدس سرہ العزیز کے خلیفہ وجانشین اول حضرت شاہ حاجی عبدالرزاق نورالعین رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات اشرفی کے اختتام پر تحریر فرماتے ہیں: "ومن یوت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً" کی دولت عظمیٰ سے آراستہ پیراستہ فرمایا گیا تھا۔ (ذٰلک فضل اللہ یوتی من یشاء) تعلیم تو ان کے لئے ایک بہانہ تھی ورنہ ایک سال میں قرآن کا حفظ مع قرأت سبعہ ہر ایک کے لئے ممکن نہیں۔

آپ کے اساتذۂ کرام میں صرف ایک بزرگ حضرت شیخ الاسلام رکن الدین علاؤالدولہ احمد ابن اشرف الدولہ محمد سمنانی (رحمۃ اللہ علیہ) کا نام ملتا ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے "الدرر الکافیہ فی المنان المائۃ الثامنۃ" میں آپ کے علوم باطنی پر بہت اچھے الفاظ میں تذکرہ کیا ہے اور اوصاف حمیدہ نیز معارف پر تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔

"عروۃ الوثقیٰ" اور "چہل مجالس" میں بھی آپ کا تذکرہ آیا ہے۔

حضرت علاؤالدولہ سمنانی اور حضرت عبدالرزاق کاشانی کے مابین جو مراسلات ومذاکرات ہوتے ہیں۔ نیز ان دونوں بزرگوں کے مابین جو بحثیں ہوئی ہیں ان کی تنقیح وتحقیق حضرت سید مخدوم اشرف رحمۃ اللہ علیہ نے بہت ہی نفیس انداز میں شرح وبسط کے ساتھ فرمائی ہے۔

حضرت سیدنا مخدوم اشرف کی حکمرانی

اپنے والد محترم سلطان ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد حضرت سیدنا مخدوم اشرف علیہ الرحمۃ تقریباً پندرہ سال کی عمر میں (۷۰۳ھ بموجب مصنف مناقب اشرفی) تخت نشین ہوئے کم عمری کے باوجود اپنی خداداد صلاحیت واستعداد کے سبب

آپ نے امور سلطنت کی دشوار گذار مراحل نہایت کامیابی سے طے کیئے۔

حکومت کے متعلق ایک اہم واقعہ

دورانِ حکومت آپ کی بارگاہ میں ایک فریادی حاضر کیا گیا۔ اس نے عرض کی "سفر کے دوران میں رات میں ایک گروہ کے ساتھ سو گیا۔ جب بیدار ہوا تو میرے چالیس سونے کے تنکے (سکے) غائب تھے۔ گروہ ہی میں سے کسی نے عیاری سے وہ سکے اڑا لیئے" آپ نے گروہ کے لوگوں سے فرمایا یہ درویش تمہاری جماعت میں موجود تھا، تم لوگوں نے اس کے مال کی چوری کیوں کی" سب نے اس چوری سے انکار کیا۔ آپ نے درباریوں کی طرف دیکھکر فرمایا" اب ان لوگوں سے قسم کھلانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ ہاں ایک ترکیب ذہن میں آئی ہے۔"

آپ نے اس گروہ کے ہر آدمی کو اپنے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ ایک ایک آدمی آپ کے سامنے آتا رہا۔ آپ ہر ایک کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھتے اور اس کے چہرے کو بغور معائنہ فرماتے، اس طرح دس آدمیوں کی جانچ کے بعد جب گیارہویں کے سینے پر ہاتھ رکھا اور دیر تک غور کرتے رہے پھر ہاتھ ہٹا کر اس کے چہرے کو بغور دیکھنے کے بعد فرمایا "چور یہی شخص ہے" بالآخر اس شخص نے درویش کی تھیلی واپس کر دی، اس میں ایک سکہ کم تھا۔ سبحان اللہ! حضرت کی فراست مومنانہ اور انوار باطنی نے حقیقت کا انکشاف فرمایا۔

دوسرا واقعہ

ایک بار آپ شکار کے لئے تشریف لیگئے۔ ساتھ میں گئے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی نے زبردستی ایک بڑھیا کا دہی پی لیا۔ بڑھیا نے آپ سے فریاد کی۔ آپ نے بڑھیا سے پوچھا کہ کیا تم اس سپاہی کو پہچان سکتی ہو؟ بڑھیا نے کہا ہاں! آپ نے سپاہیوں کو طلب کیا اور ان سے استفسار فرمایا۔ سپاہیوں نے انکار کیا۔ آپ کو جس سپاہی پر شک تھا اس کو ایک زندہ مکھی نگلوادی۔ اس کو قے ہونے لگی اور قے کے ساتھ دہی باہر آگیا آپ نے اس سپاہی کو مناسب سزا دی اور بڑھیا کو اس سے اس کا معاوضہ دلایا۔ اس طرح بڑھیا کو انصاف مل گیا۔

جنگ میں فتح

سمنان کی سرحد سے مغلستان ملا ہوا تھا جہاں غیر مسلم مغلوں کی حکومت تھی۔ اس علاقہ کے سردار نے سمنان کے حدود سلطنت پر حملہ کر دیا۔ مقابلہ کے لئے آپ فوج لیکر آگے بڑھے، یہاں تک کہ دونوں فوجیں صف آرا ہو گئیں۔ آپ نے دائرہ رجال الغیب دیکھا۔ مردان غیب سامنے تھے۔ آپ نے اس دن جنگ روک دی۔ اگلے دن چونکہ مردان غیب پشت پر تھے لہٰذا صبح آپ نے دشمن کی فوج پر حملہ کا حکم دیا۔ ۱۳ ربیع الاوّل بروز اتوار شدید جنگ ہوئی۔ فوج کی کثرت کے باوجود مغلوں کو شکست ہوئی لگ بھگ پچاس ہزار مغل مارے گئے اور بیس ہزار قیدی بنائے گئے۔

عدل و انصاف

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ کے عدل و انصاف کے متعلق لطائف اشرفی کے مصنف نظام یمنی نے فارسی اشعار لکھے ہیں اور آپ کے عدل و انصاف کو سراہا ہے۔

حضرت شاہ حاجی نور العین رحمۃ اللہ علیہ نے "اشرف الفوائد" اور تاریخ ابراہیمیہ" میں لکھا ہے کہ سلاطین نور بخشیہ کے عہد مثالی میں عدل و انصاف عام تھا۔ خزانہ بھرا ہوا خارجہ پالیسی انتہائی تسلی بخش تھی، پڑوسی حکومتوں سے روابط اچھے تھے سیاست اور مذہب کو گڈمڈ نہیں کیا گیا تھا۔ دونوں کے فرق کو برقرار رکھا گیا تھا۔ وغیرہ وغیرہ

ہندوستان میں آمد

غیاث الدین بلبن کے انتقال کے وقت حضرت مخدوم اشرف قدس سرہٗ اس دار فانی میں تشریف لا چکے تھے۔ جس وقت ہندوستان میں آپ کی آمد ہوئی اس وقت آپ کی عمر ۲۷ ستائیس سال تھی۔ لطائف اشرفی کے مطابق آپ نے کچھ عرصہ بادشاہت کی کامیاب حکومت کرنے کے بعد حکومت اپنے چھوٹے بھائی محمد اعرف کو سونپ کر بنگالہ کے لئے رخت سفر باندھا۔ سفر کی تکلیفیں برداشت کرتے ہوئے شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر دولت ولایت سے سرفراز ہوئے۔

حضرت مخدوم سمنانی کا عقیدہ

آپ کا عقیدہ خود آپ کے "رسالہ قبریہ" سے واضح ہے۔ آپ رقم طراز ہیں۔

(عربی کا ترجمہ) "پاک ہے وہ جس کی شان وجحت اپنے حکم پر قوی وعزیز ہے اور درود وسلام ہو اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو انبیاء کرام میں بزرگ ترین ہیں اور درود وسلام ان کی آل پر اور سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت کا اتباع کیا نیز ہمارے بھائیوں پر اور دوستوں پر اور ہمارے یاروں پر۔ یا ہم ایمان لائے اور تصدیق کی اللہ کی جیساکہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ متصف ہے۔ اور میں نے اس کے تمام احکام قبول کئے اور ہم ایمان رکھتے ہیں اور مانتے ہیں اہل ایمان واسلام کے تمام اعتقاد کو جیساکہ اللہ اور اس کے رسول کی مراد ہے۔ جیساکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا 'اٰمَنَ الخ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مومن اور ان آیات پر ایمان رکھتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب کی طرف سے ان پر اُتاری گئی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک پر ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے پیغمبروں پر۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر اور عقیدہ رکھتے ہیں افضل صحابہ اور زیادہ خلافت کے حقدار، قحافہ کے بیٹے صدیق اکبر تھے۔ پھر ان کے بعد افضل صحابہ اور خلافت کے مستحق سیدنا حضرت عمر پھر سیدنا عثمان غنی ذوالنورین پھر حضرت سیدنا اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین تھے۔

فرزندان، برادران معتقدین اور دوستوں کو معلوم ہو کہ کم ترین اس "عقیدہ" پر تھا۔ اور اسی پر ہے اور قیامت برپا ہونے تک یہی چاہتا ہے۔

جو شخص اس پر اعتقاد نہیں رکھتا گمراہ ہے اور زندیق ہے ہم اس سے بیزار ہیں اور خدا ان سے راضی نہیں ہے۔ اس تھوڑی سی مدت میں ستر ہزار بار تجلی جمال خداوند عزّ وجل کی اس فقیر پر ہوئی اور الوہیت کے مقربین خاص نے بے انتہا اکرام واعزازات اس فقیر پر مرحمت فرماتے جو ضبط تحریر میں نہیں آسکتی ہیں۔ ربِ ذوالجلال اور قادر مطلق نے عالم ملکوت سے صدا دی کہ اشرف ہمارا محبوب ہے اور میرے مریدان

صادق و کاذب موافق اور مخالف سب پر میں معافی کا حکم ان کی پیشانی پر کھینچ دیتا ہوں تاکہ بخشے جائیں۔ الحمد للہ علی ذلک

یہ بشارت آخری برادران اور دوستوں کو پہنچاتا ہوں۔

(ماخوذ از رسالہ قبریہ)

بیعت

بیعت کے لغوی معنی "پہنچنے" کے ہوتے ہیں۔ قرآن مقدس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے — "اِنّ الذین یبایعونک علی نفسہٖ" اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ پھر جو شخص بیعت کو توڑے گا تو بیعت کو توڑنے کا وبال اسی پر پڑے گا۔

مکہ شریف سے تھوڑے فاصلہ پر حدیبیہ نامی ایک گاؤں مشہور ہے وہاں ایک کنواں بھی تھا۔ مکہ کے کفار قریش اور مسلمانوں کے درمیان ۶ھ میں جو صلح ہوئی اسے اللہ تعالیٰ نے فتح عظیم قرار دیتے ہوئے اس موقع پر اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر سورہ فتح نازل فرمائی اور اسے اہل اسلام کے لئے فتح مبین قرار دیا۔

صلح حدیبیہ کا واقعہ اس طرح ہے: "۶ھ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لئے مدینہ شریف سے روانہ ہوتے ساتھ میں چودہ سو صحابۂ کرام تھے۔ جب یہ قافلہ حدیبیہ کے مقام پر پہنچا تو کفار مکہ نے آگے نہ بڑھنے دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لڑنے کے لئے نہیں بلکہ صرف عمرہ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اور بعد عمرہ واپس چلے جائیں گے لیکن قریش نے ایک نہ مانی۔

ویسے تو کفار مکہ کی فوجی و معاشی حالت ٹھیک نہیں تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ اور خونریزی روکنے کی خاطر مسلمانوں کو صبر وضبط کا حکم دیا۔ آخر میں گفت وشنید کے لئے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو مکہ بھیجنے کے لئے منتخب کیا گیا مگر انہوں نے عذر پیش کی کہ کفار ان کے سخت دشمن ہیں۔ اور مکہ میں ان کا کوئی عزیز بھی نہیں ہے جو وقت ضرورت ان کی مدد کرے، اخیر میں سیدنا عثمان غنی کو چنا گیا۔ انہوں نے مکہ شریف جاکر قریش کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام

سُنایا۔ کفار نے انہیں نظر بند کر دیا اور یہ خبر اڑا دی کہ انہیں قتل کر دیا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ خبر ملی تو فرمایا۔
عثمان کے خون کا قصاص فرض ہے۔ آپ نے ایک ببول کے پیڑ کے نیچے صحابہ سے جانثاری کی بیعت لی۔ یہی بیعت "بیعت الرضوان" کے نام سے مشہور ہوئی جس کا ذکر اللہ نے قرآن عظیم میں فرمایا۔

ترجمہ: "اور جب اللہ مسلمانوں سے خوش ہوا جبکہ یہ لوگ آپ سے درخت (الشجرۃ) کے نیچے بیعت کر رہے تھے اور ان کے دلوں میں جو کچھ تھا۔ اللہ کو وہ بھی معلوم تھا۔ پس اللہ نے ان کے لئے اطمینان پیدا کر دیا اور ان کو ایک لگے ہاتھ فتح عنایت کی" (سورہ فتح)

بعد میں معلوم ہوا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کی خبر جھوٹی تھی۔
بیعت کو کچھ مشائخ نے فرض، کچھ نے واجب قرار دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بیعت سنت ہے۔

اگر بیعت فرض یا واجب ہوتی تو اس پر عمل نہ کرنیوالوں پر وعید بھی ہوتی مگر شارع علیہ السلام نے ایسے احکام جاری نہیں فرمائے۔ بیعت سنت ومستحب ہے مگر انسب وبہتر ہے اور ہر حال میں لازم وضروری ہے۔
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عہد میں بیعت کے تین طریقے تھے۔

اوّل: بیعت اسلام، دوم: بیعت جہاد، سوئم: بیعت ترک گناہ کہ بعد اپنی توبہ پر قائم رہتے ہوئے تقویٰ اختیار کرنا اور اس پر قائم رہنا۔
حضرت شیخ علاؤ الحق پنڈوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک روز یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے "بوئے یار می آید" (مجھے یار کی بو آرہی ہے)۔ اس کے بعد خدام کو پالکی تیار کرنے کا حکم دیا۔ بشکل جلوس خانقاہ سے نکلے۔ ساتھ میں مریدین ومعتقدین کا مجمع تھا۔ تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک درخت کے پاس فروکش ہوئے۔ دور سے مسافروں کا ایک قافلہ آتا دکھائی دیا۔ خدام بیتہ

لگانے کے لئے دوڑے معلوم ہوا کہ اشرف نامی نورانی صورت نوجوان اس قافلے میں موجود ہیں ۔حضرت شیخ یہ سنکر بہت خوش ہوئے اور چند قدم آگے بڑھے۔ حضرت مخدوم سمنانی دوڑتے ہوئے شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قدم بوسی کی سعادت سے سرفراز ہوئے ۔حضرت شیخ نے آپ کو گلے لگاتے ہوئے لوگوں سے آپ کا تعارف کرایا۔ بعد میں آپ شیخ کے حضور دو زانو بیٹھ گئے اور برجستہ یہ شعر پڑھا؛

چہ خوش باشد کہ بعد از انتظارے
بامید رسد امید وارے

یعنی: کتنی خوشی کی بات ہے کہ شدید انتظار کے بعد امیدوار اپنی امید کو پہنچے۔

اس کے بعد حضرت شیخ نے فرمایا "جس روز سے تم سنان سے چلے ہو میں اس روز سے ہر منزل پر تمہارے ساتھ رہا ہوں" پھر فرمایا آؤ میری پالکی پر سوار ہو جاؤ۔ آپ پالکی پر سوار ہو گئے اور حضرت شیخ کے ساتھ خانقاہ شریف پہنچے۔

دستر خوان لگا تو حضرت شیخ نے اپنے ہاتھوں سے حضرت مخدوم سمنانی کو چار لقمے یکے بعد دیگر کھلائے تو لوگوں کو تعجب ہوا کہ یہ شخص ضرور کسی کمال کا مالک ہے جسکی اس طرح خاطر کی جا رہی ہے ۔ کھانے کے بعد شیخ نے آپ کو پان کے بیڑے کھلائے اور حسب معمول بزرگان سلسلہ چشتیہ نظامیہ سراجیہ داخل سلسلہ فرما کر اپنی کُلاہِ مبارک آپ کے سر پر رکھدی ۔ اس کے بعد حجرے میں لے گئے اور ایک گھنٹہ بعد باہر آکر تمام تبرکات جو آپ کو بزرگانِ چشتیہ سے ملے تھے حضرت مخدوم سمنانی کو عطا کئے ۔آپ نے پیر کے خرقہ مبارک کو قبول کرنے کے بعد ایک فقیر کو دیدیا اس پر وہاں کے مریدین و معتقدین کو ناگواری ہوئی اور انہوں نے حضرت شیخ سے شکایت کی ۔حضرت شیخ نے فرمایا کہ اشرف سمنانی کا کوئی فعل بے معنی نہیں ہو سکتا لوگوں نے حضرت مخدوم سمنانی سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا ۔" لباس عین پیر ہے یا غیر

اور یہ ظاہر ہے کہ لباس عین پیر نہیں غیر پیر ہے۔ پیر کے ہوتے ہوئے غیر پیر کی ضرورت نہیں اس لئے کہ مرید کی نظر غیر پیر پر نہیں ہونی چاہیئے۔

سیاحت

بزرگوں نے سیاحت کے ذریعہ حکم ربی کہ اللہ کے زمین کی سیر کرو پر عمل کرتے ہوئے اللہ کی قدرت کے جلوے بھی دیکھے ہیں اور تبلیغ دین نیز بندوں کی ہدایت کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔

حضرت سیّد مخدوم اشرف سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۰ سال تک ایران، توران، روم سمرقند و بخارا وغیرہ کی سیاحت فرمائی اور خداوند قدوس کے عجائب و غرائب کا مشاہدہ فرمایا۔

اس سلسلے میں چودہ معصومین اور پیروں کے مزارات مبارکہ کی زیارات سے انواع اقسام کی نعمتوں کا حصول عین مقصد تھا۔ حضرت مخدوم قبلہ اپنے مکتوب ۸۶ میں تحریر فرماتے ہیں :-

فارسی سے ترجمہ

۲۰ رمضان المبارک کی رات میں حضرت سیدنا امام علی رضا اور جملہ ائمہ معصومین کی ارواح مقدسہ روضوں سے نمودار ہوئیں، مجھے اپنے آغوش میں یوں لے لیا کہ مجھے بے شعوری کی کیفیت طاری ہوتی۔ اس کے بعد اس بے شعوری کی خنک کیفیت!

تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سمرقند و بخارا ہوتے ہوئے اوچھ کی خانقاہ میں قیام پذیر ہوئے۔ یہ حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت کا زمانہ تھا۔ انہوں نے حضرت مخدوم کو دیکھتے ہی فرمایا:

"اے اشرف سمنانی! آپ کے تابعین کے چھالوں کی قیمت یہ دنیا کبھی نہیں چکا سکتی"۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ حضرت مخدوم سمنانی حضرت جہانیاں گشت کے حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوتے۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت کا جسم ٹکڑوں میں منقسم ہوگیا ہے اور ہر ٹکڑا اللہ کی تسبیح کر رہا ہے۔

دوسرے دن آپ پھر حضرت کی اجازت سے ان کے حجرہ میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ ان کا جسم مختلف حصوں میں منقسم ہے اور ہر ٹکڑا ایسا روشن ہے کہ آسمان تک محیط ہے۔ یہ دیکھکر آپ بہت متاثر ہوئے۔ حضرت نے آپ سے پوچھا اے اشرف آپ نے کچھ دیکھا۔ آپ نے کہا کہ بہت کچھ آپ کے مجاہدے نے مجھے بڑی تقویت بخشی :

اس کے بعد آپ حضرت جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لیکر دہلی کی طرف چلے۔ وہاں بادشاہ فیروز شاہ تغلق اور خواص وعوام نے آپکا استقبال کیا۔

دہلی کے بعد بنگالہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک مست ہاتھی لوگوں کو مار ڈالتا تھا مگر جب آپ اس کے پاس سے گذرے تو وہ خاموش رہا۔ لوگ سمجھ لئے کہ یہ کوئی مرد کامل ہیں۔

بنگالہ پہنچ کر آپ حضرت مخدوم علاؤ الحق پنڈوی علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے (یہ واقعہ پچھلے صفحات میں دیا جا چکا ہے۔)

وِصَال

محرم کا چاند دیکھنے کے بعد حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ پر عجیب کیفیت طاری ہوتی تھی اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ محرم الحرام کا مہینہ میرے دادا حضرت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا مہینہ ہے۔ آپ کا یہ بھی دستور تھا کہ محرم الحرام کے مہینہ میں بروز عاشورہ دورہ کرتے تھے اور کبھی اپنے اصحاب کو بھی دورہ کرنے کا حکم فرماتے تھے۔ اور کبھی جمشید قلندر کو حکم دیتے کہ قلندروں کو جمع کر کے دورہ کرو، اس مہینہ میں سوال وجواب میں خاموشی کا لحاظ کرتے اگر کوئی سوال کرتا تو جواب تاخیر سے دیتے۔

جب آپ کی طبیعت خراب ہوتی تو حضرت نور قطب عالم اور اس علاقے کے دوسرے مشائخ بھی عیادت کے لئے حاضر ہوتے حضرت نور قطب عالم نے آپ کی صحت کے لئے حق تعالیٰ سے دعا کی اور کہا کہ ہمارے بھائی کو شفا عطا فرمائے کیونکہ آپ باعث ہدایت خلق ہیں۔ یہ سنکر حضرت مخدوم سمنانی نے فرمایا کہ مخدوم زادہ بھی (حضرت نور قطب عالم) کی عمر دراز ہو۔ کیونکہ میرے اور میرے محبوب کے درمیان اب زیادہ حجاب حائل نہیں ہے۔ کیا آپ یہ نہیں چاہتے کہ دوست دوست سے جا ملے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ روح جسم سے تنگ ہو چکی ہے۔ یعنی تن کا حجاب اٹھ گیا ہے۔ یہ بات سنکر لوگوں میں شور برپا ہوا۔ محرم الحرام کی پندرہویں تاریخ کو تمام اقطاب، ابرار، اخیار، ابدال وغیرہم مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوتے اور صحت کے لئے دعائیں کیں تو آپ نے فرمایا کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنا محبوب کہا ہے اور بارہ سال ہوئے ہیں کہ اس نے زمین وآسمان کے خزانوں کی چابیاں میرے سپرد کی ہے اور حق تعالیٰ نے زندگی کا اختیار بھی میرے ہاتھ میں دیا ہے اگر میں چاہوں تو زندہ رہوں۔ لیکن اب میری یہ خواہش ہے کہ اس دار فانی سے کوچ کردں۔ بائیس محرم الحرام کو اس علاقے کے تمام خلقت مرید ہونے کے لئے جمع ہوئی۔ چار پانچ دنوں میں کئی ہزار آدمی بیعت سے سرفراز ہوئے بعض حضرات نے خرقۂ خلافت بھی حاصل کئے۔

حضرت مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی نے فرمایا کہ میری قبر اس طرح تیار کرو کہ اس میں نماز بھی پڑھی جا سکے۔ جب قبر تیار ہوگئی تو مخدوم صاحب نے قلم اور کاغذ دوات لیکر قبر کے اندر چلے گئے اور ایک دن رات وہاں رہ کر قبر کے حالات اور دوسرے واقعات جو وہاں رونما ہوئے تھے قلمبند کر لئے۔ آپ کے قلمبند کئے ہوئے رسالہ کو "رسالہ قبریہ یا بشارت المریدین کے نام سے مشہور ہے۔

حضرت مخدوم سلطان سیّد اشرف جہانگیر سمنانی نے ستائیس محرم الحرام کو تمام بزرگان دین کو رخصت کر کے فرمایا کہ دائیں طرف کے قطب نے میری جگہ لے لی ہے اور بائیں طرف کے قطب دائیں جانب آگئے ہیں اسی طرح رجال اللہ کا بھی ایک دوسرے کی جگہ تبادلہ ہوگیا ہے۔ اب اس دنیا میں میرا کام ختم ہو چکا ہے۔

حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے محرم الحرام کی اٹھائیس تاریخ کو اپنے مرید خاص اور فرزند خصوصی حضرت حاجی سیّد شاہ عبد الرزاق نور العین کو خرقۂ خلافت عطا فرما کر اپنا جانشین مقرر کیا اور تمام خلفاء کو تبرکات عطا فرما کر حاجی عبد الرزاق نور العین کے تابع فرما دیا۔ ظہر کی نماز کے بعد ذوق وشوق کے عالم میں قوالوں کو طلب فرمایا اور سماع کی فرمائش کی قوالوں نے حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی غزل پڑھی جب قوالوں نے یہ شعر پڑھنا شروع کیا کہ ؎

خوب تر زیں دگر چہ باشد کار
یار خنداں اور بجانب یار

پس آپ نے عین ذوق وشوق اور مشاہدہ جلال حق میں اپنی جان۔ جان آفریں کے سپرد کردی۔ آپ کا وصال ۲۸ محرم الحرام ۸۰۸ھ میں سلطان ابراہیم شرقی کے عہد میں ہوا۔ آپ کے وصال کا قطعہ تاریخ اس طرح ہے۔

(۱) چوں سید اشرف آں شاہ جہانگیر
در جہاں راہ سلک وصل حق سفت

○

فرد از بہر تاریخ وصالش
بوصل حق دید جہاں منتہی گفت

○

(۲) سید اشرف بد جہانگیر جہاں معروف
گشت چوں در بزم قرب از سر وصلش آگہی

○

از پے سال وصالش از خرد کردم سوال
گفت تاریخش بوصل حق دہد جہاں منتہی

وصال کے بعد آپ مقام روح آباد درگاہ رسولپور (کچھوچھہ) میں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کا مزار آج بھی مرجع خلائق خاص و عام ہے۔ حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہاں گیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ جو شخص خلوص دل کے ساتھ میری قبر پر آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز خالی نہ جائے گا۔

چنانچہ یہ بات آج بھی اہل بصیرت پر ظاہر ہے ہزاروں لوگ آپ کے آستانہ سے آج بھی فیضیاب ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک فیضیاب ہوتے رہیں گے۔ آمین ثم آمین

تصنیفات

۱۔ رسالہ غوثیہ : یہ رسالہ غوثیت کے متعلق ہے ۔آپ نے اس کی شرح بھی خود ہی فرمائی ہے ۔

۲۔ مناقب خلفائے راشدین : یہ کتاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلفاء کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے ۔

۳۔ مکتوبات اشرفی : یہ کتاب آپ نے تصوف کے اسرار و رموز پر اپنے مریدین اور خلفاء کے لئے تحریر فرمائی تھی جس سے مشائخ کرام نے بھی استفادہ کیا ہے اور آج بھی کر رہے ہیں ۔

۴۔ مرقومات اشرفی : یہ کتاب نایاب ہے ۔

۵۔ اوراد اشرفی : یہ کتاب تصوف ، اس کی تعلیمات ، اوراد و وظائف نیز تعویذات وغیرہ کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے ۔

۶۔ اشرف الانساب : سلسلہ ہائے نسب و طریقت مشائخ عظام نیز سلاطین اسلام کے متعلق اس کتاب میں آپ کے فرمودات ہیں ۔

۷۔ دیوانِ اشرف : یہ آپ کے اشعار کا مجموعہ ہے ۔

۸۔ حجۃ الذاکرین : یہ مختصر رسالہ لطائف اشرفی سے منسلک ہے ۔

۹۔ بشارت مریدین : وقت وصال عقائد کے متعلق تحریر فرمائی ہے ۔

۱۰۔ مناقب السادات : سادات کرام کے فضائل مبسوط انداز میں تحریر فرمایا ہے ۔

۱۱۔ **فتاویٰ اشرفی** : آپ کے فتاوی کا مجموعہ ہے۔

۱۲۔ **رسالہ وحدۃ الوجود** : تصوف کے اصطلاحات پر آپ نے اپنے سفر روم کے دوران تالیف فرمائی وحدۃ الوجود کے متعلق آپ نے جو بحث فرمائی ہے اس کا مکمل متن نہایت شرح وبسط کے ساتھ ہے

۱۳۔ **ارشاد الاخوان** : عقائد، معاشرت، سفر اور عبادات پر آپ نے جو بیان فرمایا ہے اس کے متعلق ہے۔

۱۴۔ **تنبیہ الاخوان** : اس میں تصوف کے اسرار پر بحث ہے۔

۱۵۔ **بشارت الاخوان** ، ۱۶۔ **فوائد الاشرف** ۱۷۔ **اشرف الفوائد**
یہ تینوں ابتدائی کتابیں ہیں۔

۱۸۔ **رسالہ تصوف اور اخلاق** (بزبان اردو) : آپ نے بزبان اردو اس رسالہ کا اجراء فرمایا یہی رسالہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ اردو نثر کے بانی ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شجرۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ فخریہ اشرفیہ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ

حضرت سیّد شاہ الحاج فخر الدین اشرف، حضرت شاہ سیّد ظفر الدین اشرف، حضرت مولانا حکیم سیّد شاہ عبد الحی اشرف، حضرت مولانا حکیم سیّد وجیہ الدّین اشرف، حضرت سیّد شاہ حسین اشرف، حضرت سیّد شاہ مجید الدّین اشرف، حضرت سیّد شاہ نقی الدّین اشرف، حضرت سیّد شاہ یحییٰ اشرف، حضرت سیّد شاہ نعمت اشرف، حضرت سیّد شاہ جمال اشرف، حضرت سیّد شاہ محمد مکی اشرف، حضرت سیّد شاہ محامد اشرف، حضرت سیّد شاہ حسن اشرف حضرت سیّد شاہ علی اشرف، حضرت سیّد شاہ محمود اشرف، حضرت سیّد شاہ حاجی چراغ جہان اشرف، حضرت سیّد شاہ جعفر اشرف، حضرت سیّد شاہ حسین قتال اشرف، حضرت سیّد شاہ حاجی الحرمین عبد الرّزاق نور العین قدس سرّہٗ، حضرت سیّدنا امیر کبیر سلطان مخدوم سیّد اشرف جہانگیر قدس سرّہٗ العزیز رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شاہ علاء الحق۔ حضرت شاہ معراج الحق، حضرت شاہ نظام الحق۔ حضرت سیّد شاہ فرید الحق۔ حضرت سیّد شاہ قطب الحق، حضرت سیّد شاہ معین الحق، حضرت خواجہ عثمان ہارونی، حضرت شاہ حاجی شریف زندنی، حضرت شاہ مودود چشتی، حضرت شاہ خواجہ ابو اسحاق چشتی، حضرت خواجہ شاہ ابو محمد چشتی، حضرت خواجہ شاہ ابو احمد ابدال چشتی،

حضرت[۱۶] خواجہ شاہ ابو اسحاق شامی، حضرت[۱۷] خواجہ شاہ ممشاد علو دینوری، حضرت[۱۸] خواجہ شاہ ہبیرۃ البصری، حضرت[۱۹] خواجہ شاہ حذیفۃ المرعشی، حضرت[۲۰] خواجہ شاہ سلطان ابراہیم، حضرت[۲۱] خواجہ شاہ فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ، حضرت[۲۲] خواجہ شاہ عبد الواحد ابن زید رحمۃ اللہ علیہ، حضرت[۲۳] خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضرت امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سرورِ کائنات فخرِ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دارُالشفاء اشرفیہ

پروفیسر ظل الرحمٰن پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اپنی کتاب "تذکرہ خاندان عزیزی" میں شفاء الملک حکیم عبدالعزیز مرحوم (جھوائی ٹولہ لکھنؤ) کے جن دو شاگردوں کا تذکرہ کیا ہے ان میں فخر الحکماء حضرت مولانا وجیہ الدین اشرف رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف کی ذات گرامی بھی تھی۔

حضرت مولانا وجیہ الدین اشرف اپنے دور کے محقق باکمال اور مدقق بے مثال تھے۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادے حضرت مولانا عبدالحیٔ اشرف سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف اطبائے قدیم کی روایات کا بے مثال نمونہ تھے۔ حذاقت فن اپنے ذاتی عرفان کی وجہ سے مقبول خاص و عام تھے۔

دارالشفائے اشرفیہ کا قیام انہیں بزرگوں کے ہاتھوں عمل میں آیا تھا اور اب سلسلہ بہ سلسلہ چلا آرہا ہے۔ انہیں بزرگوں کے نسخوں سے تیار کی ہوئی کچھ دوائیں تیر بہدف کام کرتی ہیں

مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ **عرق جنون**: پاگل پن۔ ہائی بلڈ پریشر، نسیان الذہن، بے چینی کی بے مثال دوا ہے۔

۲۔ **روغن سبز**: جڑی بوٹیوں سے تیار کیا ہوا یہ تیل سر درد۔ حافظہ کی کمزوری بال کا جھڑنا وغیرہ میں مفید ہے۔

۳۔ **مخدومی تیل**: جسمانی درد کے لئے مفید ہے۔

منگانے کا پتہ: **سید بدیع الدین اشرف معرفت شاہ سید فخر الدین اشرف**

سجادہ نشین درگاہ کچھوچھہ شریف، مقام و پوسٹ بسکھاری ضلع امبیڈکر نگر (یوپی)

اپیل

دارالعلوم مخدوم اشرف نے قوم و ملت کے مردہ دلوں کو زندگی بخشی اور خوابِ غفلت سے ملت کو جگا کر منزل مقصود کا راستہ دکھایا۔ دارالعلوم سے گمراہوں نے ہدایت پا کر حق باطل کے درمیان امتیاز پیدا کیا۔ یہ صرف ادارہ ہی نہیں ہے بلکہ علوم ظاہر و باطن کا مخزن ہے جسکے علمی فیضان سے ہزاروں لوگ فیضیاب ہوتے ہیں۔ یہ ادارہ علوم ظاہر و باطن کا ایسا مظہر ہے جہاں سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں تشنہ لب سیراب ہوتے ہیں۔ یہ ادارہ مخدومی مشن کا نقیب اور مخدوم کے ماننے والوں کی رہنمائی کا ذریعہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ مخدوم سمناں کے چاہنے والے اس ادارے کو کبھی فراموش نہ کریں گے۔

بالخصوص رمضان شریف میں اپنے صدقات و خیرات و ذکوۃ کی رقوم سے بھرپور تعاون کریں گے۔

فقط والسلام

ناظم اعلیٰ

دارالعلوم مخدوم اشرف درگاہ رسول پور

کچھوچھہ فیض آباد۔ فون : 05274-277097

Suneet # 0581-2479827, 3090318